کیا نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے گا ؟

غلام مصطفٰے ظہیر امن پوری

نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ۔

دلیل نمبر ۱ : قال الامام الدّارقطنی : قال أحمد بن محمّد بن الجراح وابن مخلد قالا : ثنا (عمر) ابن شبہ قال : حدّثنا یزید بن ہارون (قال :) أخبرنا یحیی بن سعید عن نافع عن ابن عمر انّ النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان اذا صلّی علی جنازۃ رفع یدیہ فی کلّ تکبیرۃ واذا انصرف سلّم ۔

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور جب پھرتے تو سلام پھیرتے ۔''

(العلل للدارقطنی : ۳/۲۲، ح : ۲۹۰۸، وسندہ، صحیح)

دلیل نمبر ۲ : نافع سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں :

کان یرفع یدیہ فی کلّ تکبیرۃ علی جنازۃ ۔

''آپ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے ۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ : ۳/۲۹۵، وسندہ، صحیح)

دلیل نمبر ۳ : خالد بن ابی بکر کہتے ہیں :

رأیت سالما کبّر علی جنازۃ أربعا ، یرفع یدیہ عند کلّ تکبیرۃ ۔

''میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں ، ہر تکبیر کے وقت آپ رفع الیدین کر رہے تھے ۔''(مصنف ابن ابی شیبہ : ۳/۲۹۵، وسندہ، صحیح)

دلیل نمبر ٤ : عبداللہ بن عون کہتے ہیں :

کان محمّد یرفع یدیہ فی الصّلاۃ ، واذا رکع ، واذا رفع ، وکان یفعل ذالک مع کلّ تکبیرۃ علی الجنازۃ ۔

''امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ نماز (کے شروع)میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے ، آپ نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ اس طرح (رفع الیدین)کرتے تھے ۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ : ۳/۲۹۵، وسندہ، صحیح)

دلیل نمبر ٥ : عمر بن ابی زائدہ کہتے ہیں :

صلّیت خلف قیس بن أبی حازم علی جنازۃ ، فکبّر أربعا ، یرفع یدیہ فی کلّ تکبیرۃ ۔

''میں نے قیس بن ابی حازم تابعی رحمہ اللہ کی اقتداء میں ایک نمازِ جنازہ ادا کی ، انہوں نے چار تکبیریں کہیں ، ہر تکبیر میں رفع الیدین کر رہے تھے ۔''(مصنف ابن ابی شیبہ : ۳/۲۹۵، وسندہ، حسن)

دلیل نمبر ٦ : امام ابنِ جریج رحمہ اللہ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں ـ:

یرفع یدیہ فی کلّ تکبیرۃ ، ومن خلفہ یرفعون أیدیھم ۔

''آپ ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اورجو لوگ ان کے پیچھے ہوتے وہ بھی رفع الیدین کر تے تھے ۔''(مصنف ابن ابی شیبہ : ۳/۲۹۵، وسندہ، صحیح)

دلیل نمبر ۷ : امام معمر بن راشد رحمہ اللہ امام زہری رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں :

انّہ کان یرفع یدیہ مع کلّ تکبیرۃ علی الجنازۃ ۔

''آپ جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے ۔''

(جزء رفع الیدین للبخاری : ۱۱۸، وسندہ، صحیح)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں : وبہ نأخذ ۔ ''ہم (محدثین)اسی پر عمل کرتے ہیں ۔''

(مصنف عبدالرزاق : ۳/٤٦۹)

دلیل نمبر ۸ : عبداللہ بن العلاء رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رأیت مکحولا صلّی علی جنازۃ ، فکبّر علیھا أربعا ویرفع یدیہ مع کلّ تکبیرۃ ۔

''میں نے امام مکحول تابعی رحمہ اللہ کو ایک جنازہ پر چار تکبیریں کہتے اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے دیکھا ۔''(جزء رفع الیدین للبخاری : ح ۱۱٦، سندہ، حسن)

دلیل نمبر ۹ : اشعث بن عبدالملک الحمرانی کہتے ہیں :کان الحسن یرفع یدیہ فی کلّ تکبیرۃ علی الجنازۃ ۔''امام حسن بصری رحمہ اللہ نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین فرماتے تھے ۔''

(جزء رفع الیدین للبخاری : ح ۱۲۲، وسندہ، صحیحٌ)

دلیل نمبر ۱۰ : ابو الغصن کہتے ہیں : رأیت نافع بن جبیر یرفع یدیہ مع کلّ تکبیرۃ علی الجنازۃ ۔''میں نے نافع بن جبیر رحمہ اللہ کو جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے دیکھا۔''

(جزء رفع الیدین للبخاری : ح ۱۱٤، سندہ، حسن)

امام عبداللہ بن مبارک (جامع ترمذی ، تحت حدیث : ۱۰۷۷)، امام

شافعی (الام : ۱/۲۷۱)، امام احمد بن حنبل (سیرۃ الامام احمد بن حنبل لابی الفضل صالح بن احمد : ص ٤٠) اور امام اسحاق بن راہویہ (جامع ترمذی ، تحت حدیث : ۱۰۷۷)رحمہم اللہ بھی نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنے کے قائل ہیں ۔

فائدہ : امام مالک رحمہ اللہ سے صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کر نا ثابت نہیں ہے ، کیونکہ ''المدونۃ الکبریٰ ''بے سند کتاب ہے ، اس میں مذکو ر باتیں امام مالک رحمہ اللہ سے ثابت نہیں ہیں ۔

مانعین کے دلائل

اب ہم انتہائی اختصار کے ساتھ بعض الناس کے دلائل کا جائزہ پیش کرتے ہیں جو صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کے قائل ہیں :

دلیل نمبر ۱ : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کبّر علی جنازۃ ، فرفع یدیہ فی أوّل تکبیرۃ ووضع الیمنی علی الیسری ۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پر تکبیر کہی ، صرف پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ۔''(جامع ترمذی : ۱۰۷۷، سنن الدارقطنی : ۲/۷٤، ح : ۱۸۱۳)

تبصرہ : اس روایت کی سند ''ضعیف '' ہے ، امام دارقطنی رحمہ اللہ خودفرماتے ہیں :

والحدیث غیر ثابت ۔ ''یہ حدیث ثابت نہیں ۔''(العلل للدارقطنی : ۸/۱۵۱)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ''ضعیف '' قرار دیا ہے ۔(خلاصۃ الاحکام : ۲/۹۸٤)

⋆ اس کے راوی یحییٰ بن یعلیٰ الاسلمی کے بارے میں حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

ضعیف شیعی ۔ ''ضعیف اور شیعہ راوی ہے ۔''(تقریب التہذیب : ۷٦۷۷)

⋆⋆ اس کا استاذ ابو فروہ یزید بن سنان الرہاوی بھی جمہور کے نزدیک ''ضعیف '' ہے ۔

اس کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ''متروک '' ہے ۔(سوالات البرقانی : ۵٦٠)

نیز لکھتے ہیں کہ یہ ''ضعیف'' ہے ۔(سنن الدارقطنی : ۱/۱۷۲، تحت حدیث : ٦۳۷)

اسے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ نے بھی "ضعیف الحدیث " کہا ہے ۔(الجرح والتعدیل : ۹/۲٦٦)

امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ نے اس کو "لیس بقوی الحدیث " کہا ہے ۔(الجرح والتعدیل : ۹/۲٦۷)

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

محلّہ الصدق والغالب علیہ الغفلۃ ، یکتب حدیثہ ، ولا یحتجّ بہ

"اس کا محل صدق والا ہے ، لیکن اس پر غفلت غالب تھی ، اس کی حدیث لکھی جائے گی ، لیکن اس سے حجت نہیں لی جائے گی ۔"(الجرح والتعدیل : ۹/۲٦۷)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں : لیس حدیثہ بشیئ ۔"اس کی حدیث کچھ نہیں ۔"

(التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ : ۹۲٤۱، وسندہ، صحیح)

امام نسائی رحمہ اللہ نے "ضعیف و متروک الحدیث " کہا ہے اورامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی "ضعیف" کہا ہے ۔حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ بھی اسے "ضعیف " لکھتے ہیں ۔(تقریب التہذیب : ۷۷۲۷)

حافظ ہیثمی فرماتے ہیں : والأکثر علی تضعیفہ ۔ "اکثر محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ۔"

(مجمع الزوائد : ٤/۲۱۸)

★★★ اس میں امام زہری کی "تدلیس" بھی ہے ۔

بطورِ فائدہ عرض ہے کہ اس روایت میں دوسری تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنے کی نفی ثابت نہیں ۔

دلیل نمبر ۲ : سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :

انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یرفع یدیہ علی الجنازۃ فی أوّل تکبیرۃ ، ثمّ لا یعود۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے پر پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے ، پھر دوبارہ نہ کرتے تھے ۔"(سنن الدارقطنی : ۲/۷٤، ح : ۱۸۱٤)

تبصرہ : اس کی سند سخت ترین "ضعیف" ہے ، حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "ضعیف " کہا ہے ۔

(خلاصۃ الاحکام : ۲/۹۸٤)

★۱ اس کاراوی حجاج بن نصیر البصری جمہور محدثین کے

نزدیک "ضعیف" ہے ۔
اس کے بارے میں خود امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
أجمعوا علیٰ ترکہ ۔
"اس کے ترک پر محدثین کا اجماع ہو گیا ہے ۔"(الضعفاء والمتروکون : ١٧٤)
نیز فرماتے ہیں : ضعیف ۔ "ضعیف ہے ۔"(سنن الدارقطنی : ١/١٥٧)
امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : منکر الحدیث ، ضعیف الحدیث ، ترک حدیثہ ، کان النّاس لا یحدّثون عنہ ۔"یہ منکر الحدیث ، ضعیف الحدیث ہے ، اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا تھا ، لوگ اس سے حدیث بیان ہی نہیں کرتے تھے ۔"(الجرح والتعدیل : ٣/١٦٧)
امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں : سکتوا عنہ ۔"محدثین نے اس کی روایات کو ناقابل التفات سمجھا ہے۔"(الکامل لابن عدی : ٢/٢٣١، وسندہ، صحیح)امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے "ضعیف " کہا ہے ۔(الکامل لابن عدی : ٢/٢٣١، وسندہ، صحیح)امام نسائی رحمہ اللہ بھی "ضعیف " قرار دیتے ہیں ۔
امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ذھب حدیثہ ۔"اس کی حدیث ضعیف ہوگئی ہے ۔"(الجرح والتعدیل : ٣/١٦٧)حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں : ضعیف ، کان یقبل التّلقین ۔"ضعیف ہے ، تلقین قبول کرتا تھا ۔"(تقریب التھذیب : ١٣٥٩)
حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : ضعیف ، وبعضھم ترکہ ۔"ضعیف ہے ، بعض نے اسے متروک کہا ہے ۔"(المغنی فی الضعفاء : ١/٢٣٧)حافظ ہیثمی لکھتے ہیں : وقد ضعّفہ الجمہور ۔"اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے ۔"(مجمع الزوائد : ٨/١٢١)
لہٰذا محدث البانی رحمہ اللہ کا "احکام الجنائز"(١٤٧)میں اسے "ثقہ " قرار دینا بہت بڑی خطاء ہے ۔
٢★ اس کا راوی الفضل بن السکن "مجہول" ہے ، امام عقیلی رحمہ اللہ نے اسے "مجہول " کہا ہے ۔
(الضعفاء الکبیر للعقیلی : ٣/٤٤٩)حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : لا یدریٰ من ذا ۔"معلوم نہیں کون ہے۔"(المغنی : ٢/١٩١)نیز فرماتے ہیں : لا یعرف ۔ "معروف نہیں ہے۔"(میزان

الاعتدال : ۳/۳۵۲)
تنبیہ : محدث البانی رحمہ اللہ نے ایک حیران کن بات کی ہے ، لکھتے ہیں :
وسکت عنہ ابن ترکمانی فی الجوہر النّقی (٤/٤٤) ۔
''ابنِ ترکمانی حنفی نے اس حدیث پر سکوت اختیا ر کیا ہے ۔''(احکام الجنائز : ١٤٧)
نہ معلوم علامہ البانی رحمہ اللہ کو یہاں کیا ہو گیا ہے ، ابنِ ترکمانی متعصب تھے ، ان کا سکوت مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا ، فنِ حدیث میں ثقہ ائمہ و محدثین کی بات مانی جاتی ہے ، بعض الناس کا کسی حدیث پر حکم لگانا کو ئی معنیٰ نہیں رکھتا ۔
دلیل نمبر ۳ : قال الامام ابن أبی شیبۃ : حدّثنا ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عبّاس قال: ترفع الأیدی فی سبعۃ مواطن : اذا قام الی الصّلاۃ ، واذا رأی البیت ، وعلی الصّفا والمروۃ ، وفی عرفات ، وفی جمع وعند الجمار ۔
''سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سات مقامات پر رفع الیدین کیا جاتا ہے : جب نماز کے لیے کھڑا ہو ، جب بیت اللہ کو دیکھے ، کوہِ صفا اور کوہِ مروہ پر ، عرفات میں ، مزدلفہ میں اور جمرات کے پاس ۔''
(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۲/۲۳۵۔۲۳٦)
تبصرہ : ١★ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کی سند ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ عطاء بن السائب (حسن الحدیث)''مختلط'' ہیں اور ابنِ فضیل نے ان سے اختلاط کے بعد روایت لی ہے ۔
امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عطاء بن السائب راوی ''مختلط'' ہیں ۔(الجرح والتعدیل : ٦/۳۳٤)
امام احمد بن حنبل ،امام ابو حاتم الرازی (الجرح والتعدیل : ٦/۳۳٤) اور امام دارقطنی (العلل : ٥/١٨٦، ٨/٢٨٨)رحمہم اللہ نے ان کو ''مختلط'' قرار دیا ہے ۔
امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں : وما رویٰ عنہ ابن فضیل ، ففیہ غلط واضطراب ۔
''عطاء بن السائب سے جو کچھ ابنِ فضیل نے روایت کیاہے ، اس میں غلطیاں اور اضطراب ہے ۔''
(الجرح والتعدیل : ٦/۳۳٤)

یہ جرح مفسر ہے ، لہٰذا سند ''ضعیف'' ، اس قول میں قنوتِ وتر اور عیدین کے رفع الیدین کا بھی ذکر نہیں ہے ، وہ کیوں کیا جاتا ہے ؟

★۲ ابو حمزہ (عمران بن ابی عطاء القصاب ثقہ عند الجمہور)کہتے ہیں :

رأیت ابن عبّاس یرفع یدیہ اذا افتتح الصّلاۃ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرّکوع ۔

''میں نے سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو نماز شروع کرتے ، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے''(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۱/۲۳۹، وسندہ، حسن)

اس روایت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں :

(ا) سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نماز میں رفع الیدین کے قائل تھے ۔

(ب) نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا رفع الیدین کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ منسوخ نہیں ہے ۔

فائدہ : یہ روایت مرفوعاً بھی مروی ہے، لیکن اس کی سند بھی ''ضعیف'' ہے ، اس میں ابنِ ابی لیلیٰ راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف ، سیّیئ الحفظ ''ہے ،حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

ضعیف ، سیّیئ الحفظ ۔ ''ضعیف اور خراب حافظے والا ہے ۔''(التلخیص الحبیر : ۳/۲۲)

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

محمّد بن عبد الرّحمن بن أبی لیلیٰ سیّء الحفظ ، لا یحتجّ بہ عند أکثرھم ۔

''ابنِ ابی لیلیٰ خراب حافظے والا ہے ، اکثر محدثین کے نزدیک قابلِ حجت نہیں ہے''(تحفۃ الطالب : ۳٤۵)

امام طحاوی حنفی نے اس کو ''مضطرب الحدیث جداً '' کہا ہے ۔ (مشکل الآثار للطحاوی : ۳/۲۲٦)

انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کہتے ہیں : فھو ضعیف عندی کما ذھب الیہ الجمہور ۔

''وہ میرے نزدیک بھی ضعیف ہے ، جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے ۔''(فیض الباری : ۳/۱٦۸)

★۲ اس کی سند میں الحکم بن عتیبہ راوی ''مدلس'' ہے جو کہ

''عن '' سے روایت کر رہا ہے ۔امام عینی حنفی نے بھی اس کو ''مدلس'' کہا ہے ۔(عمدۃ القاری : ۲۱/۲٤۸) نیز دیکھیں اسماء المدلسین للسیوطی : ۹٦)

دلیل نمبر ٤ :امام ابراہیم نخعی ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے ۔(مصنف ابن ابی شیبہ : ۳/۲۹٦)

تبصرہ : یہ نہ قرآن ہے ، نہ حدیث ، نہ قولِ صحابہ ، نہ ہی قولِ ابی حنیفہ ، یہ ایک مجتہد مسلمان کا قول ہے ، جو نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما اور سلف صالحین کے عمل کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابلِ التفات ہے ، دین نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا نام ہے نہ کہ ان کے خلاف امتی کے اجتہاد کا ۔

الحاصل : نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنت ہے ، لہٰذا سلف صالحین کی طرح ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس سنت پر عمل کرے ۔

★★ ★★ ★★